خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مولانا عبدالمنان معاویہ
الٰہ آباد، لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

تاریخِ عالم نے ہزاروں جرنیل پیدا کیے، لیکن دنیا جہاں کے فاتحین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے طفلِ مکتب لگتے ہیں اور دنیا کے اہلِ انصاف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدل پروری کو دیکھ کر جی کھول کر اُن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ: ''عمر (رضی اللہ عنہ) مرادِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔'' یعنی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مُریدِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مرادِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ ایک عالم نے کیا خوب کہا کہ: ''عمرؓ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عطائے خداوندی تھے۔'' ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علمائے اسلام، حکمائے اسلام اور مستشرقین نے اپنے اپنے لفظوں میں بارگاہِ فاروقی میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شمار مکہ مکرمہ کے چند پڑھے لکھوں میں ہوتا تھا، لیکن وہ بھی اسی عرب معاشرے کا حصہ تھے، جہاں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از نبوت صادق وامین کہا جاتا تھا اور بعد از اعلانِ نبوت نعوذ باللہ! ساحر، شاعر، کاہن، اور نجانے کیا کیا کہا گیا۔

اہلِ مکہ کے جبر وستم بہت بڑھ چکے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرِعام تبلیغ تو درکنار، عبادت بھی نہیں کرسکتے تھے، چھپ کر دین اسلام کی تبلیغ وعبادت کی جاتی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت اُنتالیس تھی۔ ایک رات بیت اللہ کے سامنے عبادت کرتے ہوئے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے عجیب دعا کی، مانگی بھی تو عجب شئے مانگی۔ کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ دعا میں یہ بھی مانگا جاتا ہے، اسلام کی بڑھوتری کی دعا کی جاتی، اہلِ مکہ کے ایمان لانے کی دعا کی جاتی، دنیائے عالم میں اسلام کی اشاعت کی دعا کی جاتی یا اہلِ مکہ کے ظلم وستم کی بندش کے لیے ہاتھ اُٹھائے جاتے، لیکن میرے عظیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ: ''اے اللہ! عمرو ابن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے کسی کو اسلام کی عزت کا ذریعہ بنا۔''

صفحات میں جگہ کم ، بخاری شریف میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ: ’’ایک دفعہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد کے پہاڑ پر تشریف لے گئے ، ہمراہ ابوبکرؓ ، عمرؓ اور نؓ بھی تھے ، اُحد کا پہاڑ لرزنے لگا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا قدم مبارک اُحد پر مارتے ہوئے فرمایا: ’’اے اُحد! جا ، تجھ پر اس وقت نبی ، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں ۔‘‘ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ: ’’اللهم ارزقني شهادة في سبيلك وموتا في بلد حبيبك‘‘...’’اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت دینا اور موت آئے تو تیرے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر میں آئے ۔‘‘

آحری ایامِ حیات میں آپؓ نے خواب دیکھا کہ ایک سرخ مرغ نے آپؓ کے شکم مبارک میں تین چونچیں ماریں ، آپؓ نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا اور فرمایا کہ میری موت کا وقت قریب ہے ۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک روز اپنے معمول کے مطابق بہت سویرے نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے ، اس وقت ایک درّہ آپ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور سونے والے کو اپنے درّہ سے جگاتے تھے ، مسجد میں کر نمازیوں کی صفیں درست کرنے کا حکم دیتے ، اس کے بعد نماز شروع فرماتے اور نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے ۔ اس روز بھی آپؓ نے ایسا ہی کیا ، نماز ویسے ہی آپؓ نے شروع کی تھی ، صرف تحریمہ کہنے پائے تھے کہ ایک مجوسی کافر ابولؤلؤ (فیروز) جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا ، ایک زہر آلود خنجر لیے ہوئے مسجد کی محراب میں ہوا بیٹھا تھا ، اس نے آپؓ کے شکم مبارک میں تین زخم کاری اس خنجر سے لگائے ، آپؓ بے ہوش ہوکر گر گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر بجائے آپؓ کی امامت کے نماز پڑھ کر سلام پھیرا ، ابولؤلؤ نے چاہا کہ کسی طرح مسجد سے باہر نکل کر بھاگ جائے ، مگر نمازیوں کی صفیں مثل دیوار کے حائل ، اس سے نکل جانا آسان نہ تھا ، اس نے اور صحابیوںؓ کو بھی زخمی کرنا شروع کردیا ، تیرہ صحابی زخمی ، جن میں سے سات جاں بر نہ ہوسکے ، اتنے میں نماز ختم ہوگئی اور ابولؤلؤ پکڑ لیا گیا ، جب اس نے دیکھا کہ میں گرفتار ہوگیا تو اسی خنجر سے اس نے اپنے آپ کو ہلاک کردیا ۔ (خلفائے راشدینؓ ، از لکھنویؒ)

بالآحر آپ کی دعائے شہادت کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا اور دیارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مُصلائے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر آپ کو ۲۷ ذوا بروز چہار شنبہ (بدھ) زخمی کیا گیا اور یکم محرم بروز یک شنبہ (اتوار) آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی ۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خاص روضۂ نبویؐ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے میں آپؓ کی قبر بنائی گئی ۔ رضي الله تعالى عنه وأرضاه

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....